

نیک دل بونگروی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com



نیک دل بلوگرہی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com



نیک دل بلونگری

قریب معظم جاوید بخاری



بلوگڑی ایک منہ میٹھی اور پیاری بلی تھی۔ وہ بڑی نیک دل اور دوست نواز تھی۔ اس کے گھر میں دوسروں کی خدمت کیلئے بڑے گہرے جذبات بھرے تھے۔ وہ ہر وقت یہی سوچتی رہتی کہ ہر کوئی اس سے خوش رہے۔ ہر فرد کو اس کی ذات سے فائدہ ملتا رہے، اس کا ہر کام کسی نہ کسی کی مدد کا باعث بن جائے۔ وہ جب بھی گھر سے باہر نکلتی تو ہمیشہ اسی کوشش میں رہتی کہ وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے کام آ سکے۔ دوسرے لفظوں میں وہ ہمیشہ دوسروں کے کام آنا عبادت سمجھتی تھی۔ کبھی وہ کسی کی معاونت کرتی تو کبھی روتے ہوؤں کو ہنسایا کرتی۔ اس کے پاس جو بھی چیز ہوتی، وہ اسے دوسروں میں بانٹنے میں کبھی تاخیر نہیں کرتی تھی۔ اس کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی کہ اس کا خالق اللہ اس سے ہر اکل اسی طرح سلوک کرے جیسا کہ وہ دوسروں سے کرتی تھی، اللہ اس سے راضی رہے اور اسے اللہ کی تعالیٰ ہوئی مخلوق کی خدمت کے قابل بنائے رکھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ہر دلعزیز تھی۔ ہر کوئی اس سے محبت کرتا اور اس کی غیر موجودگی میں اس کی خوب تعریفیں کیا کرتا۔ ایک دن کی بات ہے کہ اس کی ماں نے اسے بازار سے کدو لینے کیلئے بازار بھیجا۔ کدو اس کے گھر سے دور منڈی میں بکتے تھے۔ بلوگڑی مسکراتی ہوئی گھر سے نکل آئی اور اپنے تھیلے کو ہوا



میں لہراتی ہوئی منڈی کی طرف چل دی۔ وہ ابھی اپنے گھر کے صحن کے باغیچے میں ہی پہنچی تھی کہ اسے چنبیلی کے پھولوں کی خوبصورت نیل دکھائی دی۔ سفید چمکتے ہوئے پھول بڑے دلکش اور بھلے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی بھینی بھینی خوشبو ہر طرف مہک رہی تھی۔ بلوگڑی کو اچانک خیال آیا کہ کیوں نہ ان پھولوں کا ایک ہار بنالیا جائے۔ وہ لپک کر ڈالی پر چڑھ گئی اور پھول چننے لگی۔ چند ہی لمحوں میں اس نے پھولوں کا ایک خوبصورت ہار تیار کر لیا۔ اس نے پھولوں کا ہار اپنے تھیلے میں ڈالا اور گھر سے باہر نکل کر دریا کی پلنڈھی کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اپنے خیالوں میں گم دریا کے کنارے پر چل رہی تھی کہ اچانک پانی میں ہلچل سی ہونے لگی۔ بلوگڑی چونک کر پانی کی طرف دیکھنے لگی۔ ایک لمحے بعد پانی میں سے ایک بڑا سا سر نمودار ہوا۔ وہ دیکھنے میں بڑا خطرناک اور ڈراؤنا لگتا تھا مگر بلوگڑی کو اس سے ذرا بھی ڈر نہیں لگا۔ وہ دریائی گھوڑا تھا جس کا نام ہوتھا اور اس نے زرد رنگ کا بڑا سا ہیٹ پہن رکھا تھا۔ ہوا پتا بڑا سامنے کھول کر ہنسا اور بلوگڑی سے مخاطب ہوا۔ ”میری چھوٹی گڑیا جلدی جلدی کہاں جا رہی ہے؟“ بلوگڑی ہپو کو پہچان چکی تھی۔ اس نے بڑے اخلاق سے بتایا کہ وہ اپنی ماں کیلئے کدو لینے منڈی جا رہی ہے۔ ہپو کی نظر اچانک تھیلے پر پڑی جس میں سے چنبیلی کے پھول باہر نکلے دکھائی دے رہے تھے۔ ہپو نے پھولوں کے بارے



میں پوچھا تو بلوگڑی نے بتایا کہ یہ پھول جنبیلی کے ہیں اور اس نے اپنے لئے ان کا ہار بنایا ہے۔ ہونے بلوگڑی کو کہا کہ اس کے بدن میں خارش چھڑ گئی ہے اور حکیم نے بتایا ہے کہ اگر وہ جنبیلی کے پھولوں کا ہار بدن پر پہنے گا تو اسے خارش سے نجات مل سکتی ہے۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ہونے بلوگڑی سے ہار کیلئے درخواست کی تو بلوگڑی نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ہار تھیلے میں نکالا اور ہونے کے ہاتھوں میں دے دیا۔ ہونے ہار پا کر بڑا خوش ہوا اور اس نے بلوگڑی کا شکریہ ادا کیا۔ بلوگڑی نے کہا کہ دو شام کو ایک اور تازہ ہار بنا کر لائے گی تاکہ ہونے کی خارش بالکل ٹھیک ہو جائے۔ بلوگڑی کی بات سن ہونے بڑا مسرور ہوا اور اس نے کہا کہ وہ بلوگڑی کو اس کے بدلے میں کچھ دینا چاہتا ہے۔ بلوگڑی نے بہتر سوچ کیا مگر ہونے جب یہ کہا کہ اس کا دل ٹوٹ جائے گا تو بلوگڑی کو انکار کرنا بالکل اچھا نہیں لگا۔ ہونے پانی میں غوطہ کھایا اور کچھ دیر بعد دوبارہ پانی ہر نمودار ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سبز رنگ کی پوٹلی دبی ہوئی تھی جس میں نہانے کیا تھا؟ ہونے پوٹلی بلوگڑی کے حوالے کی اور کہا کہ اسے گھر جا کر ہی کھولے، زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ وہ کھولنے کے بجائے اس کو دے دے۔ بلوگڑی نے وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کرے گی۔ ہونے پانی میں دوبارہ گم ہو گیا تو بلوگڑی نے پوٹلی بغل میں دبائی اور آگے بڑھ گئی۔ وہ دریا کا پل پار کر کے گھنے جنگل میں پہنچ گئی تھی جہاں رنگ



برنگے پرندے اور جانور موجود تھے۔ انہوں نے جب بلوگڑی کو دیکھا تو اس کے ساتھ چھپے چھپے لگے۔ بلوگڑی کو کدو خریدنا تھے مگر وہ ان سب کا دل بھی نہیں توڑنا چاہتی تھی۔ اس نے انہیں کہا کہ وہ اس کے ساتھ کھیلنے ہوئے منڈی کی طرف چلیں تاکہ دونوں کام ایک ساتھ ہو جائیں۔ وہ ابھی چند قدم دور گئی تھی کہ اسے زمین پر کچھ گرا ہوا دکھائی دیا۔ بلوگڑی نے آگے بڑھ کر وہ چیز اٹھالی۔ وہ ایک مھوئی سی بانسری تھی۔ بانسری پال بلوگڑی بڑی خوش ہوئی۔ اس نے بانسری پر ایک سریلی دھن چھیڑی تو سب دوست خوشی سے جھومتے مچتے لگے۔ بلوگڑی بانسری بجاتی ہوئی منڈی کی طرف چلنے لگی۔ اچانک اسے یوں لگا جیسے بانسری کے سر خراب ہو رہے ہیں، بانسری میں سے رونے کی سی آواز نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ بلوگڑی نے بانسری بجانا بند کر دیا مگر رونے کی آواز اب بھی آرہی تھی۔ بلوگڑی نے سب دوستوں سے کہا کہ وہ رونے والے کو تلاش کریں۔ چند منٹوں بعد ایک بندہ رونے بتایا کہ ایک مھوٹا بچہ اس طرف بیٹھا رو رہا ہے۔ بلوگڑی بے چین ہو کر جلدی جلدی وہاں پہنچی۔ اس نے دیکھا کہ ایک مھوٹا بچہ نیلا پاجامہ پہنے زار و قطار رو رہا تھا۔ بلوگڑی جلدی سے اس کے پاس آئی اور رونے کی وجہ پوچھا۔ بچے نے



سکیاں بھرتے ہوئے بتایا کہ اس کی بانسری جنگل میں کہیں کھو گئی ہے جو بالکل ویسی ہی تھی جیسی بلوگڑی کے پاس ہے۔ بلوگڑی نے مسکرا کر کہا کہ یہ بانسری اسی کی ہے کیونکہ یہ اسے جنگل میں گری ہوئی ملی تھی۔ بچہ یہ سن کر خاموش ہو گیا اور اس نے حیرت سے بلوگڑی کی طرف دیکھا۔ بلوگڑی نے دوبارہ اسے بتایا اور بانسری اس کی طرف بڑھا دی۔ بچہ ابھی تک حیران بیٹھا تھا۔ اس نے معصومیت سے کہا کہ اس کے دوستوں کو اس کی کوئی کھوئی ہوئی چیز مل جاتی ہے تو وہ اس پر قبضہ کر لیتے ہیں اور ڈھٹائی سے کہتے ہیں کہ یہ تو ان کی ہے۔ بلوگڑی یہ سن کر مسکرائی اور کہا کہ ایسے بچے گندے ہوتے ہیں جو دوسروں کی گمشدہ چیزوں کو پا کر اپنی ملکیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ بڑی بری عادت ہے۔ اگر زمین پر پڑی ہوئی کوئی چیز مل جائے تو اسے اٹھا لینا چاہئے مگر جو نہیں اس چیز کا مالک سامنے آ جائے اور یہ کہے کہ یہ تو اس کی ہے جو گم ہو گئی تھی تو بلا جھجک وہ چیز لوٹا دینا چاہئے۔ جھوٹ بول کر اسے ہتھیانے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے۔ وہ بچہ بڑا خوش ہوا۔ اس نے بلوگڑی کو کہا کہ وہ جنگل کے دوسری طرف رہتا ہے اگر وہ پسند کرے تو وہ روزانہ اس کے ساتھ کھیلنے کیلئے آ جایا کرے کیونکہ اسے بلوگڑی بڑی اچھی اور مٹھنسا دوست لگی ہے۔ بلوگڑی نے بلا تردد اس کے ساتھ دوستی کر لی اور وعدہ کیا کہ وہ اس کے ساتھ کھیلنے کیلئے جنگل میں ضرور آیا کرے گی۔ اچانک بلوگڑی کو خیال آیا کہ اسے تو کدو خریدنا ہیں اس لئے اس نے بچے کو خدا حافظ کہا اور منڈی کی طرف روانہ ہو گئی۔ اس کے دوست، بچے کے ساتھ کھیلنے میں مشغول ہو گئے جس کے باعث بلوگڑی کو تنہا ہی آگے جانا پڑا۔ وہ جلدی



WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

جلدی جنگل عبور کر کے منڈی پہنچنے کیلئے بے تاب تھی کہ اچانک ایک شرارتی بندہ اس میں جاگ بھاگ گیا۔ شرارتی بندہ نے بلوگڑی کی بے خبری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جھپٹا مارا اور اس کی بغل میں دبی ہوئی پوٹلی کو لے کر ایک اونچے درخت پر چڑھ گیا۔ بلوگڑی اس غیر متوقع حرکت کیلئے بالکل تیار نہیں تھی، وہ ہلکلا سی گئی۔ غصہ و خست کی اونچی شاخ پر بیٹھا اسے منہ چڑھارہا تھا۔ بلوگڑی نے اس سے کہا کہ وہ اس کی پوٹلی واپس کر دے تاکہ وہ منڈی جاسکے مگر بندہ اس کیلئے رخصتا مند نہیں ہوا۔ بلوگڑی نے کوشش کی کہ وہ درخت پر چڑھ کر اس سے اپنی پوٹلی چھین لے مگر بندہ زیادہ پھرتلا اور چالاک نکلا۔ وہ ایسی نازک شاخوں پر جا بیٹھا جن پر جانا بلوگڑی کیلئے ممکن نہیں تھا۔ بلوگڑی نے پیار سے اسے سمجھایا کہ یہ پوٹلی اس کی ماں کیلئے ہے، وہ اسے تنگ مت کرے مگر بندہ غصہ تھا کہ پوٹلی میں ضرور کھانے کی کوئی چیز ہے، اگر بلوگڑی اس کے ساتھ وعدہ کرے کہ وہ اس میں آدمی چیز اسے کھانے کیلئے دے گی تو وہ پوٹلی واپس کر



دے گا۔ بلونگری نے کہا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتی کیونکہ اس نے ہپو کے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ اسے گھر سے پہلے نہیں کھولے گی۔ بندر کسی قیمت پر پوٹلی واپس کرنے کو تیار نہیں تھا۔ بلونگری نے کچھ دیر سوچا تو ایک ترکیب اس کے دماغ میں آئی۔ اس نے زمین پر پڑے کچھ پتھر اٹھائے اور بندر کو مارنے لگی۔ پہلے پہل تو بندر بچتا رہا مگر پھر وہ شروع ہو گیا۔ اس نے درخت کی شاخوں پر لگے ہوئے پھل توڑے اور بلونگری کی طرف پھینکنا شروع کر دیئے۔ یہ سلسلہ کچھ دیر تک جاری رہا۔ بندر کو اس کھیل میں مزہ آنے لگا۔ وہ بھول گیا کہ اس کے ہاتھ میں پوٹلی بھی دبی ہوئی ہے، اس نے بے خیالی میں پھولس کے ساتھ ساتھ پوٹلی بھی بلونگری کی طرف اچھال دی۔ پوٹلی ملتے ہی بلونگری نے اسے اپنے تھیلے میں چھپا لیا اور بندر کو منہ چڑھا کر وہاں سے روانہ ہو گئی۔ بندر کو اپنی حرکت جب سمجھ آئی تو وہ بڑا پشیمان ہوا مگر اب کیا ہو سکتا تھا؟ موقع ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ بلونگری نے وہاں سے دوڑ لگا دی، جب منڈی میں پہنچی تو اس کی سانس میں سانس آیا۔ شرارتی بندر سے بچنا اسے ہمیشہ ہی مشکل کام لگتا تھا۔ اس نے جلدی جلدی کدو خریدے اور تھیلا بھر لیا۔ تھیلے کے منہ پر اس نے کس کر گرہ لگائی اور گھر کی طرف واپس چل دی۔ راستے میں بندر

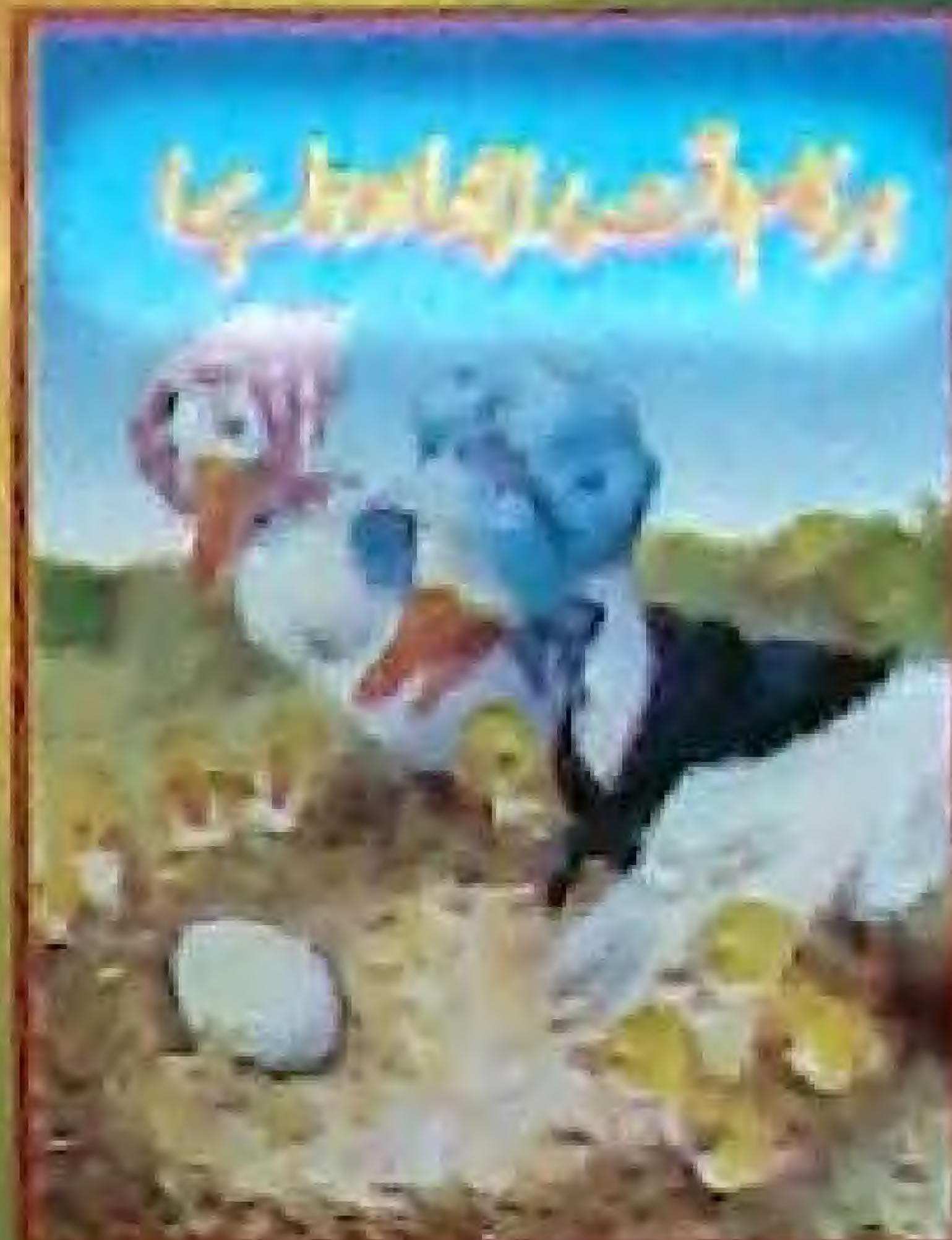
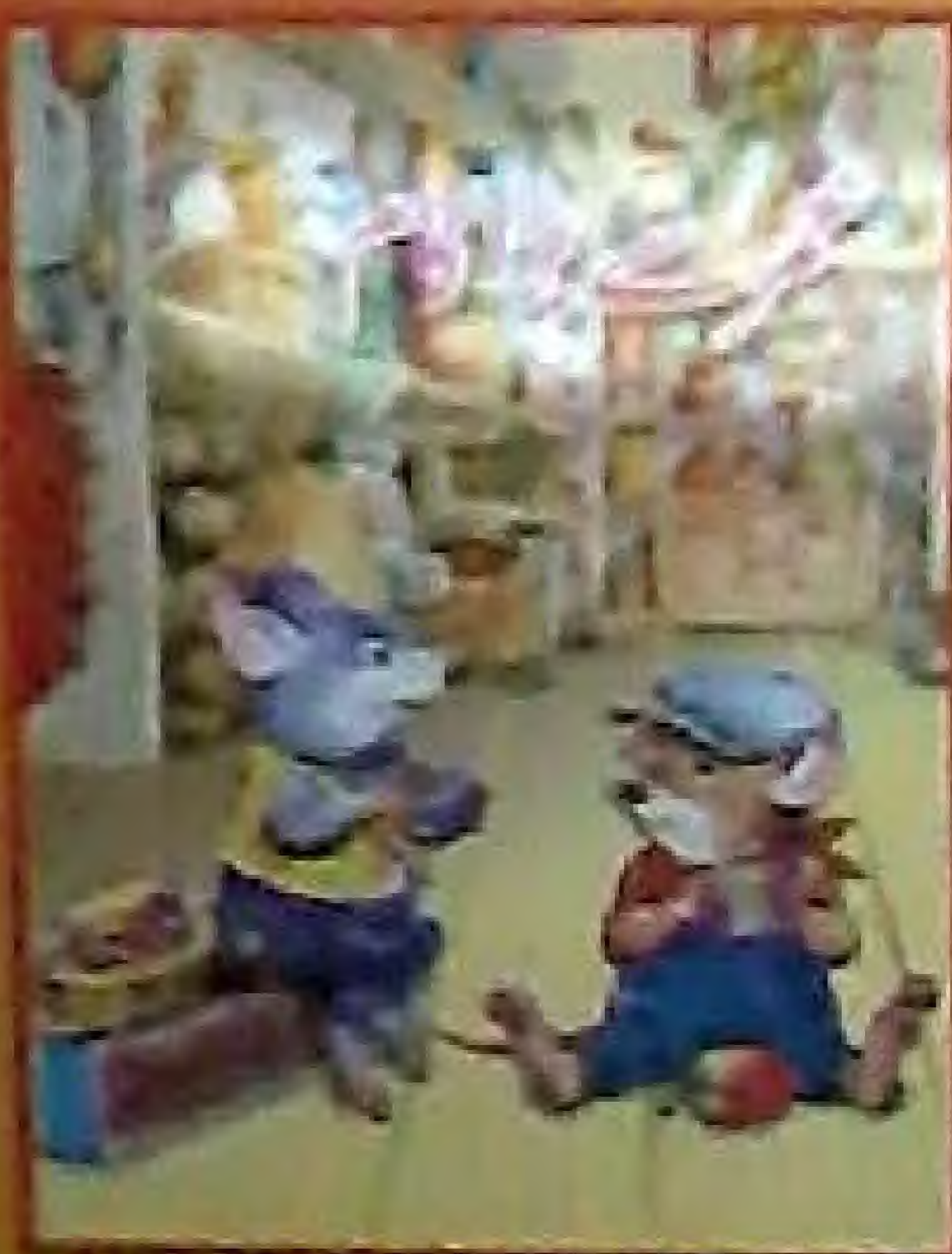
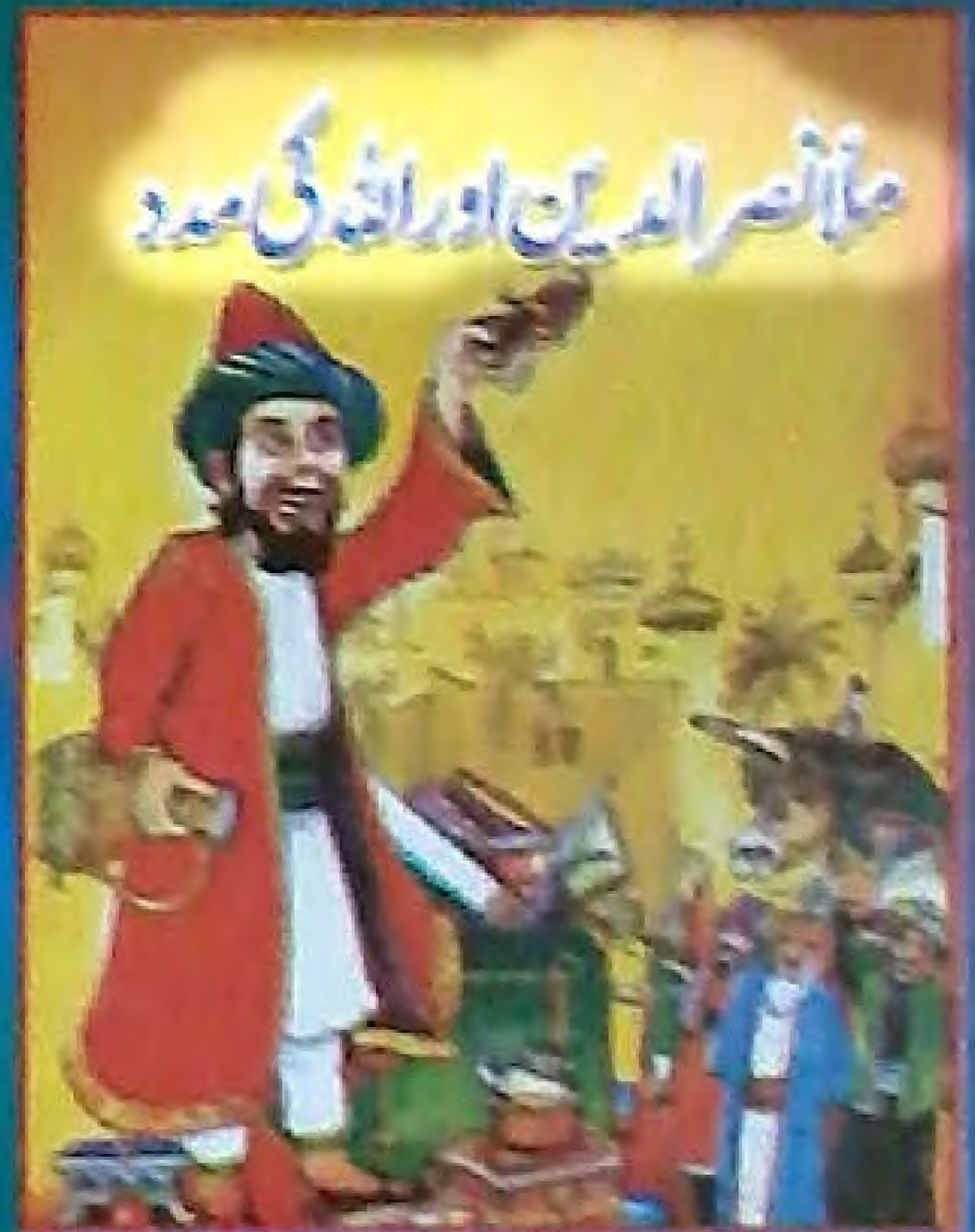
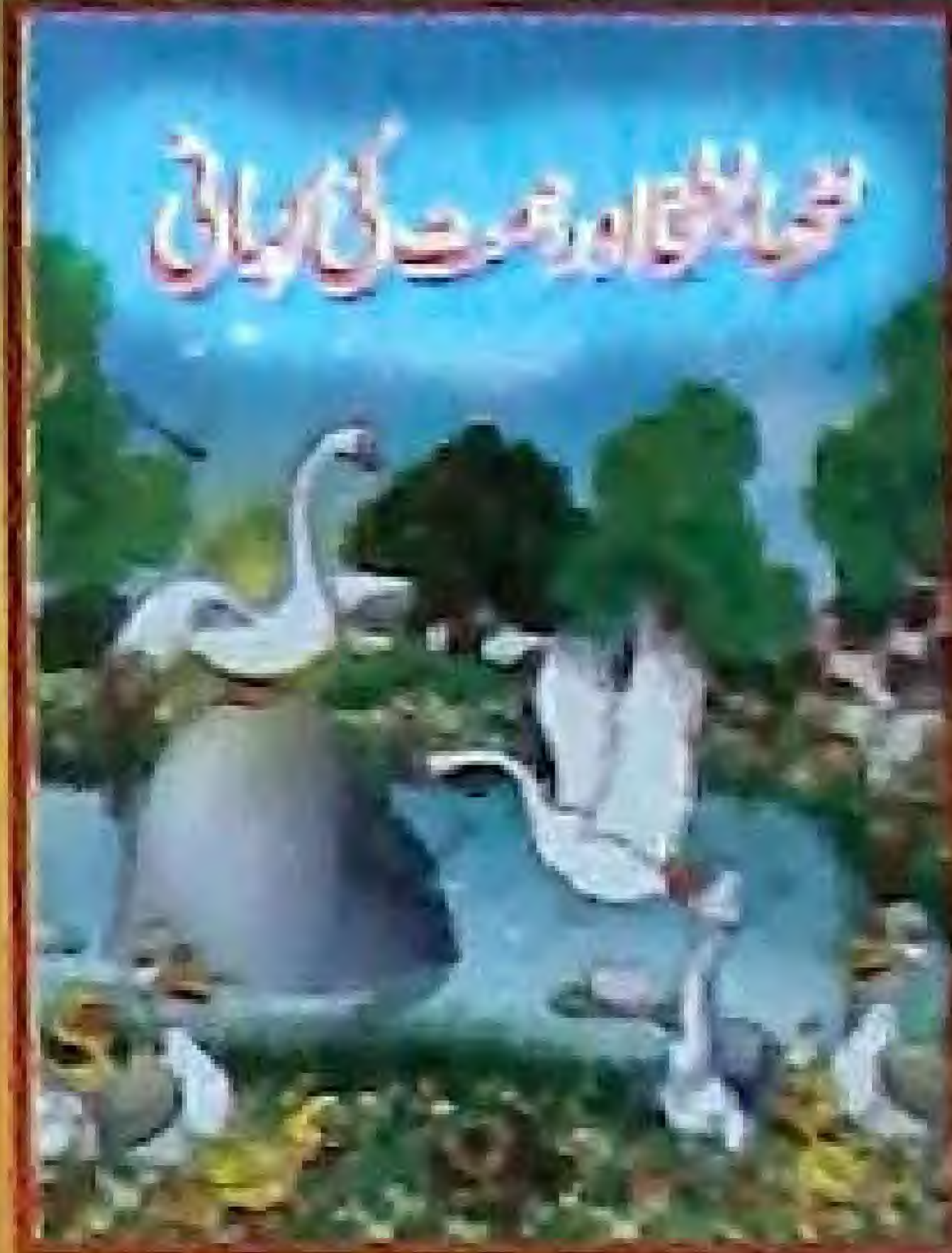
سے دوبارہ ملاقات ہوئی اس نے جھپٹا مار کر تھیلا پھینکا چاہا مگر اس بار وہ ناکام رہا کیونکہ تھیلا اس کے لحاظ سے بہت زیادہ وزنی تھا۔ وہ ناکام ہو کر واپس درخت پر چڑھ گیا اور کیسانی اسی ہنسنے لگا۔ بلوگڑی جب گھر واپس پہنچی تو اس نے اپنی ماں کو پوٹلی کے بارے میں بتایا۔ اس کی ماں نے تھیلے میں سے پوٹلی نکالی اور اسے کھول کر دیکھا۔ پوٹلی میں سفید سفید موتی بھرے ہوئے دکھائی دیئے۔ بلوگڑی نے جب دریافت کیا تو ماں نے اسے بتایا کہ پہونے اسے قیمتی نئے موتیوں کا تحفہ دیا تھا جس سے وہ اپنے لئے ایک خوبصورت ہار بنا سکتی ہے۔ چمکتے ہوئے موتیوں کو دیکھ کر بلوگڑی کا دل باغ باغ ہو گیا۔ اس کی ماں نے اسے بتایا کہ اچھے کام کرنے سے ہمیشہ اچھا نتیجہ ہی نکلتا ہے۔ دیکھا بچو! بلوگڑی کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے اسے کتنا فائدہ ہوا۔ آپ بھی ایسے فائدے حاصل کر سکتے ہیں مگر اس کیلئے اچھا بننا ضروری ہے۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com



کہانیاں آپ سب کے لیے

WAQAR-AZEEM-pakistanipoint.com



آپ ہی کیجیے کہ آپ اپنے بچوں کے لیے ایک ایسی کتاب خریدیں جس میں ہر ایک کی ہر ایک بات پر جواب ملے اور سب کو خوش ہو سکے۔

الاسٹور سٹیکی کیشور فڈل ایمری مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور

